REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۵ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۵ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام گھانا میں دن بدن ترقی کر رہا ہے

گھانا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی قریباً اڑھائی سو شاخیں قائم ہیں

جماعت اب تک وہاں ۱۵ اسکول قائم کرنے کے علاوہ ۱۶۲ مساجد تعمیر کر چکی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا لیکچر

ربوہ — مورخہ ۲ نومبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام گھانا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام گھانا میں دن بدن ترقی کر رہا ہے وہاں اب تک جماعت احمدیہ ۱۵ سکول قائم کرنے کے علاوہ ۱۶۲ مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی اڑھائی سو کے قریب شاخیں قائم ہیں جو جماعت احمدیہ کے گھانا مشن اور اس کی مرکزی تنظیم کے تحت اس ملک میں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ادا فرمائے۔

مکرم مولانا صاحب موصوف قریباً پچیس سال تک وہاں کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں سب سے پہلے ۱۹۳۶ء میں وہاں تشریف لے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ درمیان میں دو مرتبہ واپس تشریف لائے لیکن ہر بار مختصر قیام کے بعد پھر واپس تشریف لے جاتے رہے۔

تبلیغ اسلام اور اسکے خوشکن نتائج

آپ نے تقریر کے دوران گھانا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے آغاز اور اس کے ابتدائی حالات بیان کرتے ہوئے اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اپنے بعض رویا و کشوف بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے بعض تائیدی نشانات کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان رویا و کشوف کے ذریعہ دی گئی بشارتوں کے عین مطابق ابتدائی مشکلات و مصائب کے باوجود نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اس عرصہ میں وہاں جماعت کو جو کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۶ء میں جب آپ نے مشن کا چارج لیا تھا۔ تو اس وقت وہاں جماعت کا سالانہ بجٹ دو ہزار پونڈ تھا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ جماعت کا سالانہ بجٹ ۲۰ ہزار پونڈ یعنی ۸ لاکھ کے قریب ہے۔ اس وقت وہاں جماعت کے صرف چار سکول تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ سکول جماعت کی طرف سے چلائے جا رہے ہیں۔ جن میں سے اکثر کو حکومت کی طرف سے گرانٹ ملتی ہے۔ پہلے سارے گھانا میں ایک پاکستانی مبلغ اور پانچ لوکل مبلغ تھے اور اب وہاں چار پاکستانی مبلغ اور ۱۲ لوکل مبلغ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور ہر سال چار پانچ سو کے قریب لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ گھانا کے طول و عرض میں اڑھائی سو کے قریب احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ اور اب تک وہاں ۱۶۲ مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں اور بالخصوص اس سال ملک کے شمالی علاقے میں دس ہزار پونڈ کے صرف سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کا افتتاح ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء کو عمل میں آیا تھا۔ اور جس کی خدا کے فضل سے ملک بھر میں بہت تشہیر ہوئی تھی۔

سکولوں کے قیام کی اہمیت

آپ نے بالخصوص وہاں احمدیہ سکولوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے تعلیمی نظام پر تمام تر عیسائی مشنوں کا قبضہ تھا جن میں بالجبر عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی

(باقی دیکھیں صہ پر)

سیاسی کمیٹی کی طرف سے ایٹمی تجربے نہ کرنے کی اپیل

نیویارک ۴ نومبر۔ اقوام متحدہ کی بڑی سیاسی کمیٹی نے ایٹمی تجربے بند کرنے کی حمایت میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کمیٹی نے بڑی طاقتوں سے کہا ہے کہ جب تک ایٹمی دھماکوں کی ممانعت کے بارے میں بین الاقوامی معاہدے طے نہیں پاتے۔ اس وقت تک وہ رضاکارانہ طور پر ایسے تجربوں سے گریز کریں۔ یہ قرارداد ۲۱ کے مقابلہ میں ۲ ووٹوں کی حمایت سے منظور کی گئی۔ آٹھ ملکوں کے نمائندوں نے ووٹ نہیں دیا۔

اس قرارداد پر بحث کے دوران مغربی طاقتوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ایٹمی تجربوں کے معائنہ کا بھی انتظام کیا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ایٹمی تجربوں کے نہ کرنے پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام
ایک ادبی محفل

ربوہ ۴ نومبر۔ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام آج شام ۷ بجے کالج ہال میں ایک ادبی محفل منعقد ہوگی۔ پروفیسر نصیر احمد خان اپنا کلام سنائیں گے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری کے بارہ میں ایک مقالہ اور چند مشہور شعرا کی ریکارڈ شدہ نظمیں بھی سنائی جائیں گی۔ اہل ذوق سے شرکت کی درخواست ہے۔

سیکرٹری بزم اردو
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۱ء

مسلمان کے پاس اسلام کی قوت ہے

آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مادی قوت غیر مسلم اقوام کے قبضہ میں ہے اور مسلمان اقوام مادی سامانوں کے لحاظ سے سخت کمزور ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان اقوام فی الحقیقت دنیا کی اقوام میں تیسرے چوتھے درجہ پر پہونچ گئے ہیں۔ سب سے قوی وہ قومیں ہیں جن کے ہاتھ میں آج ایٹمی طاقت ہے۔ یہ دو قومیں ہیں ایک روس اور ایک امریکہ ان کے بعد وہ اقوام آتی ہیں جن کے پاس ایٹمی قوت ہے تو سہی مگر اس کی کوئی زیادہ حقیقت نہیں۔ مثلاً برطانیہ اور فرانس۔ یہ دونوں اقوام امریکہ کی حلیف ہونے کی وجہ سے دوم درجہ کی اقوام کہلاسکتی ہیں۔ مگر صرف اس وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ وہ ان اقوام کی ذاتی قوتیں روس اور امریکہ کو چھوڑ کر باقی سب اقوام سے زیادہ ہیں۔ ان دونوں میں سے ابھی برطانیہ کی گو مادی قوت اتنی زیادہ نہیں ہے۔ لیکن برطانیہ اپنی پالیسی کے لحاظ سے کہنا چاہیئے۔ کہ امریکہ اور روس سے بھی کہیں آگے ہے۔ اس کو تھرڈ ریٹ قوت کہنا بجا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں ابھی تک برطانیہ کی پالیسی بہت بڑی حد تک موثر حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم مادی قوت کی کمی کی وجہ سے اس کو اول درجہ کی اقوام میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ان دو اقوام کے بعد یورپ کی باقی اقوام آتی ہیں۔ جن میں سے بعض روسی بلاک سے اور بعض امریکی برطانوی بلاک سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان یورپی اقوام کی مادی قوت فرانس اور برطانیہ سے بہت کم ہے۔ لیکن یورپین ہونے کی وجہ سے ایشیائی اور افریقی اقوام کے مقابلہ میں ان کی قوتیں بہت زیادہ ہیں۔ ایک امریکی یا ایک روسی جرمن قوم کو ایک ایشیائی یا افریقی قوم سے زیادہ وقعت دیتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو دنیا میں اس وقت اس لحاظ سے بھی دو بلاک ہیں۔ ایک یورپی بلاک اور ایک باقی ساری دنیا کا بلاک۔ اس لحاظ سے ایشیائی اور افریقی اقوام ایک ہی سطح پر گنی جاسکتی ہیں۔ اور یہ امتیاز ایک بڑا نمایاں امتیاز ہے۔ چنانچہ امریکہ نے ایٹمی بم جرمنی پر نہیں بلکہ ایشیائی قوم جاپان پر گرائے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ یورپین اقوام ایشیائی اور افریقی اقوام کو ابھی تک وحشی اقوام خیال کرتی ہیں۔ اور ان سے یورپین اقوام کے مقابلہ میں امتیازی سلوک کرتی ہیں۔ ان کی لوٹ کھسوٹ ان کی محکومی ان بڑی بڑی یورپین اقوام کی نظر میں نہیں کھٹکتی۔ البتہ جس طرح بعض لوگ بھیڑوں کے لئے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ اقوام ایشیائی اور افریقی اقوام کی لوٹ کھسوٹ کے لئے باہمی الجھتے ہیں۔ مثلاً روس یا امریکہ اور برطانیہ کو کانگو کے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ کانگو میں قیمتی کانیں ہیں۔ جن کو یہ اقوام لوٹتی چلی آئی ہیں۔ اس لئے وہ باہم دست و گریباں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح باقی ایشیائی اور افریقی اقوام کا حال ہے۔ آج اگر ایشیائی اور افریقی اقوام کو جزوی طور پر آزادی حاصل ہو رہی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ یورپی اقوام کے دل میں ان اقوام کے ساتھ عدل و انصاف کا جذبہ ابھر آیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ بڑی بڑی مادہ پرست اقوام ان کے لئے اسی طرح باہم الجھ رہی ہیں۔ جس طرح دو بھیڑیے بھیڑوں کے لئے لڑتے ہیں۔

الغرض ایشیائی اور افریقی اقوام یورپی اقوام کی دانست میں انسانیت سے ہی باہر ہیں۔ ان کے نزدیک ان اقوام کا اقوام عالم میں فی الحقیقت کوئی درجہ نہیں تاہم جاپان۔ چین اور بھارت ایسی اقوام ہیں۔ جن کو ایشیائی اور افریقی اقوام میں فوقیت کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے مغربی اقوام ان کے ساتھ باقی ایشیائی افریقی اقوام کی نسبت کسی قدر بہتر سلوک کرتی ہیں۔ ان کو لوٹنے کے لئے وہ ذرا زیادہ پیچیدہ طریقے استعمال کرتی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مغربی اقوام کے نزدیک تمام مشرقی تہذیب غیر مہذب سمجھی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ نہیں کہ مغربی تہذیب بذات خود بعض مشرقی تہذیبوں اور ثقافتوں سے بالا ہے۔ بلکہ اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ ان اقوام کے پاس مادی قوت مغربی اقوام کے مقابلہ میں صفر کے برابر ہے۔ جس سے خود مشرقی اقوام میں احساس کمتری پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنی تہذیب کو چھوڑ کر مغربی اقوام کے پیچھے دوڑ رہی ہیں۔

مسلمان اقوام کو ہی لے لیجئے باوجودیکہ آج بہت سی اسلامی اقوام بظاہر بالکل آزاد ہیں لیکن ان میں بھی خود اعتمادی موجود نہیں ہے۔ اگرچہ تقریباً تمام اسلامی اقوام نے لباس وغیرہ اور تعلیمی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ معاشرہ کی حیثیت سے بھی اپنے آپ کو مغرب کی تقلید میں بہت کچھ بدل لیا ہے۔ لیکن یہ تبدیلی بھی ان کو مغربی اقوام کی نظر میں وقار کی کوئی معتدبہ حیثیت نہیں دے سکی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان اسلامی اقوام کی حالت ایسی ہی ہے جس طرح اس انسان کی جو ایک جنگل میں کھڑا ہو۔ اور اسے پتہ نہ ہو کہ اسے کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی منزل مقصود کو پاسکے۔ کبھی وہ ایک طرف دو میل چلتا ہے اور منزل کا نشان نہ دیکھ کر پلٹ کر دوسری طرف چلنے لگے۔ اور اسی طرح حیران و سرگرداں ہر طرف پھرتا رہتا ہے۔

یہ خود اعتمادی کا فقدان مراکو سے لے کر چین تک اور ٹرکی سے لے کر انڈونیشیا تک چلا جاتا ہے۔ مسلمان اقوام کا یہ عظیم سمندر آج اس درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہوں اور جسکو مالی ہرا و قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کی تدابیر کرتا ہو۔ پتوں پر دوائیں چھڑکتا ہو جڑوں میں پانی دیتا ہو۔ مگر وہ روز بروز سوکھتا ہی چلا جاتا ہو۔ آج مسلمان اقوام نے یقین اور ایمان کی دولت کو ضائع کر دیا ہے۔ مغربی اقوام کی مادی قوتوں نے اس کی آنکھوں میں چکا چوند کر دیا ہے۔ اور وہ دنیا کے صحرا میں حیران و سرگرداں کھڑی ہیں۔

بے شک ان اقوام کے پاس دنیوی ساز و سامان نہیں ہے۔ لیکن اگر مسلمان اقوام یہ سوچیں کہ وہ کیوں مسلمان ہیں تو ان کو ایک ایسی قوت کا علم ہوسکتا ہے جس نے ان کو مغرب سے مشرق اور شمال سے جنوب تک ایک ہی رنگ میں رنگ دیا ہوا ہے۔ آج اگر مراکو سے لے کر چین تک اور ٹرکی سے لے کر انڈونیشیا کے مسلمان اس حقیقت سے آشنا ہو جائیں تو ان کے پاس ایک ایسی قوت موجود ہوسکتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں سینکڑوں میگاٹن بموں کی قوت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ قوت اسلام کی قوت ہے۔ اسلام ان کو ایسی قوت بخش سکتا ہے کہ نہ وہ بھارت اور چین و جاپان میں ذلیل ہوں۔ اور نہ وہ مغربی طاقتوں کے سامنے پست اور وحشی خیال کئے جائیں۔

یہ صحیح ہے کہ آج مغربی اقوام کے پاس سائنسی قوت بے پناہ جمع ہو چکی ہے۔ تاہم حقیقی انسانیت سے یہ اقوام مبرا ہو چکی ہیں۔ ان کا اندر کھوکھلا ہو چکا ہے۔ عیسائیت جس سے وہ مذہبی لحاظ سے آشنا ہے اپنی بے بسی ظاہر کر چکی ہے۔ عیسائیت کے خیالی اصول ان کو دین سے متنفر کر چکے ہیں۔ اور اخلاق کی وہ بنیادیں جو عیسائیت نے مغربی اقوام میں قائم کر رکھی ہیں منہدم ہو چکی ہیں۔ لیکن مغربی اقوام اپنی سائنسی ترقی سے بھی اب مطمئن نہیں ہیں۔ مادہ پرستی کے جو نتائج ہیں وہ ان میں ظاہر ہو چکے ہیں اور یہ اقوام باوجود انتہائی مادی ترقیوں کے اپنی تہذیب اور ثقافت سے بیزار ہیں۔ الغرض یہ اقوام اب اپنے کمال میں اس چوٹی پر پہونچ چکی ہیں۔ جہاں سے ہمیشہ اقوام آگے نہیں بڑھ سکتیں بلکہ ترقی معکوس کی طرف جھکتی ہیں۔ جہاں سے انسان کا پاؤں پھسلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ صرف ذہنی ارتقا اور وسعت کا فرق ہے۔ ورنہ پہلے بھی اقوام اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے اس مقام پر پہونچتی رہی ہیں اور گرتی رہی ہیں۔ یہاں تک کہ انسانیت تباہی کے کنارہ پر کھڑی ہو جاتی رہی ہے۔

عین ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ اپنا ہاتھ بڑھا کر انسانیت کو سنبھالتا رہا ہے۔ آج بھی وہی ہونا تھا۔ سو ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا امام بنا کر بھی اسی لئے بھیجا ہے۔ ایک پیغام ہے جو جماعت لے کر ساری دنیا میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔ بظاہر بے شک وہ کمزور ہے۔ مگر کوئی ایٹمی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کے ساتھ وہ قوت ہے جس کے سامنے تمام مادی قوتیں ہیچ ہیں ؛

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ؛

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہزاروں واقعات اور

ہزاروں ایمان افروز نظاروں کا مجموعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے ہر نازک موقع پر ہر دکھ اور پریشانی کے وقت آپ کے ساتھ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کا ثبوت دیا

فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

اسکے بعد میں پھر اسی مضمون کو لیتا ہوں جو کچھ دن ہوئے میں نے شروع کیا تھا وہ مضمون تو ایسا ہے جسکے بیان کرنے کے لئے صحت کاملہ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ مضمون بہت زیادہ تشریح چاہتا ہے اور مجھے چار پانچ دن سے کان میں تکلیف رہی ہے اب کچھ افاقہ ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج اس مضمون کا کچھ حصہ بیان کردوں وہ مضمون رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کے نظاروں کے متعلق ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ہر نازک موقعہ پر ہر دکھ اور ہر پریشانی کے وقت آپ کے ساتھ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کا ثبوت دیا۔ ویسے تو یہ ایک ہی آیت ہے مگر یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہزاروں واقعات اور ہزاروں ایمان افروز نظاروں کا مجموعہ ہے۔ آپؐ کے سوانح کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قدم قدم پر ہر مصیبت کے وقت آپؐ کے ساتھ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کا معاملہ کیا۔ قبل ازیں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی تک کے واقعات بیان کئے تھے آج میں اس سے آگے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کی شادی ہو چکی اور کچھ عرصہ کے بعد آپؐ کی عمر ایسی حالت کو پہنچ گئی جو روحانی بلوغت کی عمر کہلاتی ہے تو اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے ہی آسمان سے آپ کی مدد کی اور آپ کی روحانی پیاس کو بجھانے کا سامان پیدا کیا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے

کہ بلوغت دو قسم کی ہوتی ہے ایک بلوغت جسمانی ہوتی ہے جو اٹھارہ سے اکیس سال کی عمر تک ہوتی ہے اور ایک بلوغت عقلی ہوتی ہے جو اٹھارہ سے پچیس سال کی عمر تک ہوتی ہے لیکن ان دونوں قسموں کے علاوہ بلوغت کی ایک قسم روحانی بھی ہے جس میں انسان کے تقاضائے طبعی بالغ ہو جاتے ہیں اور انسان اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے لئے ایک خاص لائحہ عمل تجویز کرتا ہے روحانی بلوغت کی عمر کے متعلق قرآن کریم سے اور بزرگوں کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ چالیس سال کی عمر ہے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے ولما بلغ اشدہٗ وبلغ اربعین سنۃً یعنی جب وہ اپنی بلوغت روحانیہ کو پہنچ گئے اور ان کی عمر چالیس سال کی ہو گئی پس

بلوغت روحانی

چالیس سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے ہاں بعض اوقات اللہ تعالےٰ نے اپنی کسی حکمت اور مصلحت کے ماتحت ایسے انبیاء کو بھی مبعوث فرمایا ہے جنکی عمر چالیس سال سے کم تھی۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے جب حضرت یحیٰؑ کو مبعوث فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر چھبیس سال تھی۔ اسی طرح حضرت عیسےٰؑ کی عمر بعثت کے وقت تیس سال تھی لیکن ان دونوں انبیاء کی بعثت چالیس سال سے کم عمر میں ضرورت اور حکمت کے ماتحت ہوئی۔ حضرت یحیٰؑ کے متعلق خدا تعالےٰ کا منشاء یہ تھا کہ ان کو جلد ہی اٹھا لیا جائے اس لئے ان کی بعثت چھبیس سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چونکہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلنا تھا جوان سے پہلے کسی زمانہ میں ملک بدر کردی گئی تھیں اور خدا تعالےٰ نے ان کو افغانستان اور کشمیر وغیرہ کے علاقوں میں پھیلا دیا تھا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ کو چالیس سال سے کم عمر میں ہی مبعوث فرمایا تاکہ آپؑ پہلے اپنی قوم کے ایک حصہ کو ہدایت دے لیں اور بلوغت حقیقی سے پہلے پہلے

بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش

کرلیں۔ اس زمانہ میں چونکہ سفر کرنا مشکل تھا نہ ریل تھی نہ تاریں تھیں اور نہ ڈاکخانے تھے اسلئے بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش ایک لمبے وقت کی متقاضی تھی اس زمانہ میں تیز رو سواریاں نہ ہونے کی وجہ سے ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہنچنے میں بعض اوقات سال بلکہ دو دو سال لگ جاتے تھے کیونکہ سمندر کے رستے سے جانا بھی مشکل تھا اور پہاڑوں کو عبور کرنا بھی مشکل تھا اس وقت راستے نہایت دشوار گذار ہوتے تھے اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیس سال کی عمر میں ہی مبعوث فرما دیا تاکہ آپ پہلے اپنی قوم کی راہنمائی فرمالیں اور جب آپ بلوغت حقیقی کو پہنچیں تو بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو تلاش کرچکے ہوں مگر عام طور پر

اللہ تعالےٰ کا قانون

یہی ہے کہ وہ چالیس سال کی عمر میں ہی انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں ہی مبعوث ہوئے تھے بہرحال جب آپ اس عمر کے قریب پہنچے تو گردوپیش کے ماحول نے جو کفر و الحاد سے بھرا پڑا تھا آپ کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور آپ کی طبیعت اس سے سخت متنفر اور بیزار ہوئی۔ آپ نے جیسا کہ ہر نبی ہی شرک سے پاک ہوتا ہے کبھی شرک نہیں کیا تھا بلکہ مشرکانہ خیالات بھی آپؐ کے قریب تک نہ پھٹکے تھے مگر وہ توحیدِ کامل جو شریعتِ الٰہیہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی آپ ابھی اس سے ناواقف تھے اس لئے طبعی طور پر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زبردست ثبوت

"ابوجہل مر گیا اور اس پر لعنت کے سوا کچھ نہ رہا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کو دیکھو کہ شب و روز بلکہ ہر وقت درود پڑھا جاتا ہے اور ۹۹ کروڑ مسلمان اسکے خادم موجود ہیں اگر اب ابوجہل پھر آتا تو آکر دیکھتا کہ جسے اکیلا مکہ کی گلیوں میں پھرتا دیکھتا تھا جس کی ایذادہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتا تھا اسکے ساتھ جب ۹۹ کروڑ انسانوں کے مجمع کو دیکھتا حیران رہ جاتا اور یہ نظارہ ہی اسکو ہلاک کر دیتا۔ یہ ہے ثبوت آپؐ کی رسالت کی سچائی کا۔ اگر اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہوتا تو یہ کامیابی نہ ہوتی۔ کس قدر کوششیں اور منصوبے آپؐ کی عداوت اور مخالفت کیلئے کئے مگر آخر ناکام اور نامراد ہونا پڑا۔ اس ابتدائی حالت میں جب چند آدمی آپؐ کے ساتھ تھے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ عظیم الشان انسان دنیا میں ہوگا اور ان مخالفوں کی سازشوں سے صحیح اور سلامت بچ کر کامیاب ہو جائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر ہے کہ انجام خدا کے بندوں کا ہی ہوتا ہے۔ قتل کی سازشیں، کفر کے فتوے مختلف قسم کی ایذائیں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶-۱۸۵)

آپ کے دل میں توحید کامل کی جستجو پیدا ہوئی اور معرفت حقہ اور عرفان تام کی تڑپ آپ کو ستانے لگی۔ گردوپیش کے حالات نے آپ کو اور بھی ابھارا اور آپ

ہمہ تن یاد خدا میں مصروف

رہنے کے لئے گوشہ نشینی اختیار کر کے شہر سے باہر ایک غار میں جسے غار حرا کہتے ہیں تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن وہاں عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ جب آپ کا زاد ختم ہو جاتا تو آپ واپس مکہ میں تشریف لاتے اور پھر کچھ ستو اور کھجوریں یا سوکھا گوشت وغیرہ ساتھ لے کر عبادت الٰہی کے لئے غار حرا میں چلے جاتے۔ آپ کو اس ریاضت شاقہ سے صرف ایک ہی غرض تھی اور وہ یہ کہ آپ کو وہ حقیقی راستہ مل جائے جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے والا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت آپ کی ایک جاں نثار بیوی موجود تھی مگر وہ اس معاملہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی آپ کے ... اور دنیا دار دوست موجود تھے مگر وہ بھی اس معاملہ میں آپ کی کوئی مدد کرنے سے قاصر تھے آپ کے زمانہ میں بعض مذاہب بھی موجود تھے۔ مگر ان کے پیرو بھی روحانی سرچشمہ سے دور ہو جانے کی وجہ سے قسم قسم کے مشرکانہ خیالات میں ملوث ہو چکے تھے کفار مکہ نے تو خانہ کعبہ میں بھی ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ اور یہود بھی حضرت عزیر کو ابن اللہ قرار دے کر مشرک بن رہے تھے اور عیسائی باپ بیٹا اور روح القدس کی خدائی کے دعویدار تھے۔ غرض جب آپ نے دیکھا کہ اہل مذاہب بھی بگڑ چکے ہیں اور دوست وغیرہ بھی اس بارے میں میری کوئی مدد نہیں کر سکتے تو آپ کو اپنے غیر روحانی ماحول سے اتنا انقباض پیدا ہوا کہ آپ نے سمجھا کہ میں ان سے کلی طور پر علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن میرے لئے ضروری ہے کہ میں اس دنیا سے ایک عارضی انقطاع اختیار کروں اور خدا سے دعا کروں کہ مجھے وہ راستہ طلب کروں جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا دینے والا ہو۔ آپ ایسی حالت میں عبادت الٰہی اور دعاؤں میں مصروف تھے کہ ایک دن

خدا کا فرشتہ

آپ پر نازل ہوا اور اس نے کہا اقرأ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ۔ آپ نے فرمایا ما انا بقارئ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ اس پر فرشتہ نے زور سے آپ کو اپنے سینہ سے لگا کر بھینچا اور پھر کہا اقرأ۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا۔ تب فرشتہ نے پھر اپنے پورے زور کے ساتھ اپنے سینہ سے لگا کر بھینچا اور کہا

اقرأ باسم ربك الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔ اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔ یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو رب کا نام لے کر پڑھ جس نے تمام اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ ہاں ہم تجھے پھر کہتے ہیں کہ تو اس کلام کو جو تجھ پر نازل کیا جا رہا ہے لوگوں کو پڑھ کر سنا کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ تیرا رب وہ ہے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ سکھایا اور اس نے انسان کو وہ کچھ بتایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ یہ وحی آپ پر پہلے دن نازل ہوئی اور اس میں آپ کو یہ

عظیم الشان بشارت دی گئی

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اب آپ کو ایسے علوم عطا کئے جانے والے ہیں کہ جن کو اس سے پہلے دنیا میں کوئی انسان نہیں جانتا تھا میں سمجھتا ہوں جس وقت فرشتہ آپ کو یہ آیات سکھا رہا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا آپ سے کہہ رہا ہوگا کہ

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتا کہ میں نے تیری ضرورت کو پورا کیا یا نہیں کیا۔ تیری وفادار بیوی موجود تھی۔ تیرے وفادار دوست موجود تھے۔ تجھ سے محبت کرنے والے رشتہ دار موجود تھے مگر ان میں سے کسی کی طاقت نہ تھی کہ وہ اس بارہ میں تیری مدد کر سکے۔ تیرے زمانہ کے مذہبی علماء جو بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے وہ بھی تیری کیا مدد کر سکتے تھے وہ تو گمراہ اور ہدایت سے محروم تھے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جب دنیا کا کوئی شخص بھی تیری مدد نہ کر سکتا تھا اس وقت میں نے تیری ضرورت کو پورا کیا۔ اور پھر میں نے صرف تیری ہی ضرورت کو پورا نہ کیا بلکہ تجھے ساری دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا بنا دیا۔

پھر جب آپ غار حرا سے

دنیا کی ہدایت کا پیغام

لے کر باہر آئے۔ تو طبعاً آپ کو یہ فکر ہوگا کہ خدا نے ہدایت کا سامان تو پیدا کر دیا مگر ایسا نہ ہو میرے عزیز اس ہدایت کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بن جائیں اور اس بارہ میں آپ کو سب سے زیادہ فکر حضرت خدیجہؓ کا ہی ہو سکتا تھا۔ کیونکہ وہ آپ کی بڑی ہی خدمت گذار بیوی تھیں اور آپ کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔

مگر اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھو کہ جب آپ اپنے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اس خوف کا اظہار کیا کہ نہ معلوم میں اتنی بڑی ذمہ داری کو پوری طرح ادا بھی کر سکوں گا یا نہیں تو حضرت خدیجہؓ جو آپ کی محرم راز تھیں اور جو آپ کی پاکیزہ خلوت اور جلوت کی گواہ تھیں انکار کرنے کی بجائے فوراً بول اٹھیں کہ

کلا واللّٰہ لا یخزیك اللّٰہ ابدا۔ انك لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔

یعنی

خدا کی قسم

اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپ وہ ہیں جو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں ان کو از سر نو قائم کر رہے ہیں اور مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص محض ظلم کی وجہ سے کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو آپ اس کی اعانت فرماتے ہیں۔ کیا ایسے بلند کردار کا مالک انسان بھی کبھی ضائع ہو سکتا ہے۔

یہ وہ گواہی تھی جو حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے متعلق دی اور جس میں آپ نے یہ حقیقت واضح کی کہ آپ کی پہلی زندگی اس طرح گذری ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے رستہ میں کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا اور ہر موقعہ پر آپ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ تو

خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری

کریں اور خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ وفاداری نہ کرے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ وفاداری کرے وہ اس کو چھوڑ دے آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ پس آپ کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ الفاظ کہہ کر حضرت خدیجہؓ نے یوں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی تھی۔ مگر ان الفاظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ ہی تھیں۔ ان کے الفاظ تو آپ کی تسلی دلانے کے لئے تھے۔ مگر اس کے معنے یہ تھے کہ یا رسول اللہؐ میں آپ پر ایمان لاتی ہوں اور جو تعلیم آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے اس کو بالکل سچ اور صحیح تسلیم کرتی ہوں اور اس میں مجھے ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے پر ایک مددگار ملا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھو کہ آپ کو بن مانگے مددگار مل گیا۔ یعنی آپ کی وہ بیوی جس کے ساتھ آپ کو بے حد محبت تھی۔ سب سے پہلے آپ پر ایمان لے آئی۔ چونکہ ہر شخص کا مذہب اور عقیدہ آزاد ہوتا ہے اور کوئی کسی کو جبراً منوا نہیں سکتا۔ اس لئے ممکن تھا کہ جب آپ نے حضرت خدیجہؓ سے خدا تعالیٰ کی

پہلی وحی

کا ذکر کیا تو وہ آپ کا ساتھ نہ دیتیں اور کہہ دیتیں کہ میں ابھی سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھاؤں گی۔ لیکن نہیں حضرت خدیجہؓ نے بلا تامل بلا توقف اور بلا پس و پیش آپ کے دعویٰ کی تائید کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فکر کہ ممکن ہے خدیجہؓ مجھ پر ایمان نہ لائے جاتا رہا۔ اور سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ ہی ہوئیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا کہہ رہا تھا الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھے خدیجہؓ کے ساتھ پیار تھا اور محبت تھی اور تیرے دل میں یہ خیال تھا کہ کہیں خدیجہؓ تجھے چھوڑ نہ دے اور تو اس فکر میں تھا کہ خدیجہؓ مجھ پر ایمان لاتی ہے یا نہیں مگر کیا ہم نے تیری ضرورت کو پورا کیا یا نہ کیا۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد محترم حکیم نظام جان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں بلڈ پریشر کا اکثر دورہ ہوتا رہتا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو خادم دین بنائے۔ آمین (حمید قریشی دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ)

(۲) خاکسار کے ماموں صاحب عرصہ سے بیمار ہیں علاج کرانے کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(نثار احمد ربوہ)

انصار اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن ــ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(قسط نمبر ۴)

اجلاس ششم

تقسیم انعامات کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اور آخری اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شب کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز کار آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر احباب شریک ہوئے اذاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے "کلام محمود" میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نظم ؎

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اذاں بعد ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۴، ۷، ۸ اور ۱۰ پر جو شوریٰ کے اجلاس اول میں زیر غور آنے سے رہ گئی تھیں غور شروع ہوا۔

علم انعامی

ان میں سے سب سے پہلے تجویز نمبر ۱۰ زیر غور آئی۔ یہ تجویز مجلس انصار اللہ راولپنڈی کی طرف سے پیش کی گئی تھی اور اس میں کہا گیا تھا کہ انصار اللہ کا سال جنوری سے دسمبر تک شمار ہوتا ہے مگر علم انعامی ماہ اکتوبر میں اجتماع کے موقع پر صرف دس ماہ کی کارکردگی پر دے دیا جاتا ہے۔ اس میں سارے سال کی کارکردگی کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا اس لئے مجلس کی تجویز ہے کہ علم انعامی کے فیصلے کا اعلان دسمبر میں جلسہ سالانہ پر کیا جائے"۔ اس کے حق میں اور مخالفت متعدد نمائندگان نے تقاریر کیں محترم صدر صاحب نے وضاحت فرمائی کہ جو کمیٹی علم انعامی کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کی جاتی ہے وہ سال گذشتہ کے آخری دو ماہ کی کارگذاری کو بھی ملحوظ رکھتی ہے۔ اس لئے صرف دس ماہ کی کارگذاری پر علم انعامی نہیں دیا جاتا آپ نے فرمایا تاہم نمائندگان اس بارہ میں جو فیصلہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں اگر سب کو اس امر سے اتفاق ہو کہ علم انعامی جلسہ سالانہ پر لہرا دیا جایا کرے تو اس پر عمل ہو سکتا ہے۔ بعدہٗ جب رائے شماری کے ذریعہ رائے طلب کی گئی تو کثرت رائے اس بات کے حق میں تھی کہ علم انعامی سالانہ اجتماع کے موقع پر ہی دیا جایا کرے۔ چنانچہ تجویز نمبر ۱۰ مشاورۃ میں نامنظور ہو گئی

خدمت خلق

بعد ازاں تجویز نمبر ۸ پر غور شروع ہوا۔ قیادت خدمت خلق کی پیش کردہ اس تجویز کے الفاظ یہ تھے:۔

"گذشتہ سال شوریٰ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ ــ آئندہ سال ایک ہزار انصار فسٹ ایڈ اور ۵۰ انصار کمپونڈری کا امتحان پاس کریں۔ باوجود کوشش کے اس تجویز پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اس لئے از راہ کرم اس تجویز پر دوبارہ غور فرمایا جائے"

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائد خدمت خلق نے یہ تجویز پیش کرنے کے بعد شوریٰ کے سال گذشتہ کے فیصلہ پر عملدرآمد نہ ہو سکنے کی وجوہات بیان کیں اور بالخصوص کمپونڈری کا امتحان پاس کرنے کے سلسلہ میں بعض مشکلات پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں سال گذشتہ کے فیصلے کو ناقابل عمل قرار دیا اور متبادل تجویز کے طور پر اس رائے کا اظہار کیا کہ طبی امداد سے متعلق ضروری معلومات پر ایک رسالہ شائع کر دیا جائے جس کا امتحان لے لیا جایا کرے اس تعلق میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے خدمت خلق کے ایک اور اہم کام کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ انصار کو ایک خاص پروگرام کے تحت دیہی بستیوں کو حتی الامکان صاف ستھرا بنانے اور ان میں حفظان صحت کے عام اور موٹے اصولوں کو رائج کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے چنانچہ طبی امداد سے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کرنے اور تعلیم و تلقین کے ذریعہ دیہی بستیوں کو حتی الوسع صاف ستھرا بنانے سے متعلق آئندہ سال کے لئے پروگرام بنانے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

بجٹ

تجویز نمبر ۷ مشتمل بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۹۶۲ء پر مشتمل تھی۔ قیادت مال کی طرف سے امسال ۲۶۶۰۰ روپے کا بجٹ پیش کیا گیا تھا۔ جو کہ چندہ مجالس کی پرانی شرح یعنی نصف پائی فی روپیہ پر مبنی تھا لیکن چونکہ مجلس شوریٰ کے اجلاس اوّل منعقدہ ۲۷ اکتوبر میں ملتان چھاؤنی کی یہ تجویز منظور کر لی گئی تھی۔ کہ شرح چندہ نصف پائی فی روپیہ سے بڑھا کر آدھا نیا پیسہ فی روپیہ مقرر کر دی جائے اس سے مشتملہ بجٹ میں نئی منظور کردہ شرح کے مطابق ترامیم کرنا ضروری تھا اس لئے کافی غور و فکر کے بعد نمائندگان نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا کہ فی الحال بجٹ کو موجودہ شکل میں منظور کر لیا جائے بعد میں مرکز نئی شرح کے مطابق اسمیں ضروری ترمیم خود کر لے چنانچہ اس کے مطابق ہی بجٹ منظور ہوا

دستور اساسی سب کمیٹی کی رپورٹ

تجویز نمبر ۳ میں دستور اساسی سب کمیٹی کی رپورٹ بغرض منظوری پیش کی گئی تھی۔ چنانچہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے دستور میں بعض ترامیم سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جملہ نمائندگان نے رپورٹ کو من و عن منظور کرنے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس طرح ایجنڈے پر غور مکمل ہونے کے بعد شوریٰ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی تاہم اجلاس ششم کی بقیہ کارروائی جاری رہی۔

یاد رہے مورخہ ۲۰ اکتوبر کو شوریٰ کے اجلاس اوّل میں ایجنڈے کی تجویز نمبر ۶ بھی منظور ہوئی تھی۔ جس کے تحت دفتر مرکزیہ میں ایک زائد کلرک ملازم رکھنے کے لئے ۱۲۴ روپے منظور کئے گئے تھے۔

درس قرآن مجید

حسب پروگرام پہلے مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب آف سکھر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کا ایک حصہ اپنے مخصوص انداز میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سورہ بنی اسرائیل کی بعض آیات کا درس دیا۔ یہ پُر معارف درس جس میں آپ نے نماز تہجد کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی دس بجے شب تک جاری رہا۔

درس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں اب اس دعا کے ساتھ اجلاس ششم کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کرتا ہوں کہ رات کو جب ہمارے تھکے ہوئے جسم نیند کی آغوش میں غافل پڑے ہوئے ہوں تو خدا تعالیٰ کے فرشتے ہم پر سچی خوابوں اور مبشرات کے دروازے کھول رہے ہوں۔ اس طرح دس بجے شب دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں اجلاس ششم اختتام پذیر ہوا ۲۱ اکتوبر کی روئداد آئندہ اشاعتوں میں

قرآن ـ پرولوگ اینڈ ایپی لوگ (انگریزی)

یہ کتابچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو خطبوں کا انگریزی ترجمہ ہے جو اردو میں رسالہ "قرآن اوّل و آخر" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان خطبوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ اور سورہ قل و سورہ معوذتین کی تفسیر نہایت خوبی سے بیان فرمائی ہے۔ انگریزی میں ترجمہ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پروفیسر اور ہیڈ ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی نے سلیس زبان میں نہایت محنت اور قابلیت سے کیا ہے۔ اس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے حوالوں کو آزاد اور تحت اللفظ ترجمہ سے مزین کیا ہے۔ جو ایک نہایت کامیاب کوشش کہی جا سکتی ہے۔ اس وقت اس امر کی ضرورت ہے کہ احمدی لٹریچر خاص کر مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے کلام کو زیادہ سے زیادہ انگریزی اور دوسری مشہور زبانوں میں ترجمہ کر کے پھیلایا جائے۔ موجودہ کتابچہ ناحال اس کا بہترین نمونہ ہے اور ہم قاضی صاحب کو ان کی محنت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چاہیئے کہ احباب زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے انگریزی دان احباب کو اندرون ملک اور بیرون ملک بھجوائیں۔ کتاب کی گٹ اپ نہایت عمدہ ہے۔ ایک روپیہ میں کراچی احمدیہ مشن ایسوسی ایشن کراچی سے مل سکتا ہے۔

دعائے مغفرت:۔ میری سب سے چھوٹی بہن عزیزہ مریم صدیقہ بنت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب بیس اکتوبر ۱۹۶۱ء بوقت صبح دس بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۶ بچے (۲ لڑکے اور چار لڑکیاں) یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ بہت نیک صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مبارکہ بیگم اہلیہ ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز (پنشنر) ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے والد محترم جناب ڈاکٹر محمد انور صاحب مرحوم و مغفور سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور کی علالت کے دوران میں اور پھر وفات پر بے شمار احباب جماعت نے اظہار ہمدردی اور افسوس کیا ہے۔ ان کی علالت کے دوران میں اکثر احباب بذات خود بار بار تشریف لا کر بیمار پرسی کرتے رہے اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھا۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی صاحب ذہن سے اتر گئے ہوں۔ تو اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب جماعت کا بصد احترام شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا جس نے ہمارے ساتھ از حد ہمدردی اور محبت اور قربانی کا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر دے۔

احباب جماعت سے مکرر دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم ابا جان کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(محمود امجد خاں۔ ایگزیکٹو انجینئر ۲۶ مین روڈ سمن آباد۔ لاہور)

مجموعہ ارشادات امام — ایک کارڈ آنے پر مفت

تحریک جدید کے مالی مطالبہ کے مختلف پہلوؤں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مشتمل ایک کتابچہ بعنوان "جاننے کی باتیں" شائع کیا گیا ہے۔ آجکل وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے تحت جماعتوں میں جلسے منعقد کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ ایسے جلسوں میں مقررین کے لئے یہ کتابچہ مطبور مشعل راہ ہے صرف ایک کارڈ آنے پر دفتر ہذا کی طرف سے انشاء اللہ مفت بھجوا دیا جائیگا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

محمود احمد صاحب قمر کا پتہ مطلوب ہے

محمود احمد صاحب قمر ابن چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خان اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک بیلدار کی ضرورت ہے

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو پھولدار پودوں اور درختوں وغیرہ سے کمفور ڈی بہت واقفیت رکھتا ہو اور رات کو دفتر کی چوکیداری بھی کر سکے۔ خواہشمند احباب امیر، پریذیڈنٹ مقامی اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لائیں اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء دس بجے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔ سفر خرچ کی ذمہ داری درخواست دہندہ پر ہوگی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے چچا چوہدری محمد شریف صاحب منیجر ذوالفقار مرکنٹائل انشورنس کمپنی کا اپریشن (اپنڈے سائیٹس) خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے کامیاب ہوا ہے۔ اور پہلے سے کافی صحت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین (محمد اسلم مجاہد کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان)

نوٹ:۔ چوہدری محمد اسلم صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل جاری کروایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء (منیجر الفضل ربوہ)

(۲) میں عرصہ چار سال سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوں۔ باوجود علاج معالجہ کرانے کے کوئی آرام نہیں آتا۔ نیز چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ درویشان قادیان، سلسلہ کے بزرگوں اور بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ میرے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (مرزا حمید احمد دارالصدر غربی خانیوالی ہاؤس۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۵۸۸	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۵۷—۱۸
۵۸۹	" " " جہلم بذریعہ مستری عبدالرحیم صاحب	۱۴—۱۲
۵۹۰	" " " محمود آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ محمد اکبر صاحب فانی	۸—۰۰
۵۹۱	مکرم نفیر محمد صاحب گلگت آزاد کشمیر	۱۵—۰۰
۵۹۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم دارالصدر ربوہ	۵—۰۰
۵۹۳	لجنہ اماء اللہ باگھڑ ضلع ملتان	۱۴—۰۰
۵۹۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد رفیع صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا	۵—۰۰
۵۹۵	احباب جماعت احمدیہ ٹھٹھہ جوریا ضلع سرگودھا بذریعہ چوہدری فیروز دین صاحب انسپکٹر	۸—۵۰
۵۹۶	" " " چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور بذریعہ " "	۲۳—۰۰
۵۹۷	" " " چنیوٹ بذریعہ محمد حسین صاحب پنشنر	۱۴—۰۰
۵۹۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالسلام صاحب سول لائن لاہور	۵—۰۰
۵۹۹	احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ بابو محمد عالم صاحب	۱۴—۵۰
۶۰۰	" " " اوکاڑہ بذریعہ ماسٹر حاکم علی صاحب	۸—۰۰
۶۰۱	مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب ڈیرہ غازیخاں	۴۰—۰۰
۶۰۲	مکرم نعمت اللہ صاحب چک ۹۹ رتن ضلع لائلپور	۱۰—۰۰
۶۰۳	محترمہ رفیعہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب گول بازار ربوہ	۵—۰۰
۶۰۴	مکرم فضل احمد صاحب کنری ضلع تھرپارکر سندھ	۱۰—۰۰
۶۰۵	مکرم محمد شفیع صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا	۵—۵۰
۶۰۶	احباب جماعت احمدیہ گڑھی شاہو لاہور بذریعہ ایم ایس خالد صاحب	۶—۰۰
۶۰۷	مکرم قتال صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵—۰۰
۶۰۸	مکرم ملک محمد حیات صاحب نوورانہ ضلع جھنگ	۱۰—۰۰
۶۰۹	احباب جماعت احمدیہ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ بذریعہ چوہدری سردار خاں صاحب	۹—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اخلاص احتیاط کا متقاضی ہوتا ہے

مکرم جمیل الرحمان صاحب خلیق انسپکٹر بیت المال نے تحریک جدید کے سال نو کے اعلان سے قبل ہی تحریر کیا:۔

"تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ ممکن ہے خاکسار باہر ہونے کی وجہ سے کہیں وقت پر وعدہ یا ادائیگی نہ کرسکے اور خواہ مخواہ ثواب سے محروم ہو جائے۔ لہٰذا بوجہ اس اندیشہ کے پیشگی ہی اپنا وعدہ اور ساتھ ہی ادائیگی کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ مبلغ سات روپے پچیس پیسے کا چیک ارسال خدمت ہے۔"

دوست اگر وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں تو یہ بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قابل تقلید

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے ذمہ تعمیر ہال کے لئے -/۲۵۰۰ روپے کی رقم لگائی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس لائلپور نے -/۲۵۰۱ روپے ادا کر کے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے اور بقیہ مجالس کے لئے ایک مثال قائم کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کو فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۰۳:- میں نعیمہ یاسمین زوجہ بشیر احمد سہیل صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۵۵/۳ ڈرگ روڈ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ر اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے (۲۰۰۰/-) بذمہ خاوند ہے ۔ ۲۔ میرے زیورات طلائی وزنی دس تولے (Ten Tolas) قیمتی ایک ہزار دو صد پچاس روپے کے ہیں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۸ر اگست ۱۹۶۰ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ نعیمہ یاسمین

گواہ شد:۔ بشیر احمد سہیل ۹۵۵/۳ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۳۰۴:- میں خورشید بیگم زوجہ عزیز اللہ صاحب قوم ساہی جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چک نمبر ۶۳ ای بی ڈاکخانہ عارف والا ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی یکصد روپیہ کل میزان بہ حق مہر مبلغ چھ صد روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقوم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامۃ:۔ خورشید بیگم زوجہ چوہدری عزیز اللہ صاحب چک نمبر ۶۳ ای۔ بی ڈاکخانہ عارف والا ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ حق الدین سکرٹری تحریک جدید عارف والا ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۲/۷/۶۱

نمبر ۱۶۳۰۵:- میں امۃ الرحمان بنت عبدالرحیم پراچہ قوم پراچہ پیشہ تعلیم حاصل کر رہی ہوں عمر ۲۳ سال ۵ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ۲۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۵/۶/۶۱۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ امۃ الرحمٰن بنت عبدالرحیم پراچہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیکرٹری تحریک جدید ۹/۷/۶۱

گواہ شد۔ ڈاکٹر اقبال بیگم سیکرٹری اراضی یعقوب قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۲/۸/۶۱

نمبر ۱۶۳۰۶:- میں بشریٰ سلطانہ بنت عبدالغنی صاحب شریفی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فرید ٹاؤن منٹگمری۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ۱ ۳/۴ تولے انگوٹھی ایک عدد وزن ۱/۴ تولہ۔ کل دو تولے قیمت ۲۶۰/- روپے۔ گھڑی کلائی ایک عدد قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ کل میزان ۳۶۰/- روپے میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۶ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ:۔ بشریٰ سلطانہ بقلم خود بنت سید عبدالغنی صاحب شریفی ۹۷-C فرید ٹاؤن منٹگمری۔

گواہ شد:۔ سید بشیر احمد شریفی برادر حقیقی موصیہ ناظم صحت جسمانی منٹگمری

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا ۱/۸/۶۱۔

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد نذیر احمد متعلم بی۔ ڈی یی سی خورشید ایڈ سخت بیمار ہے۔ جملہ احباب اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر میری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(محمد افضل اسٹیشن ماسٹر ڈنگہ (ضلع گجرات)

دوبارہ اعلان برائے خریداران الفضل اہل لاہور

بندہ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء سے خود موقعہ پر جا کر ہر روز بلا ناغہ ایجنٹ کی نگرانی کرتا ہے۔ اخبار میں ہرگز ناغہ نہیں ہوتا۔ آپ بھی ناغہ قبول نہ کریں۔ بلکہ سختی سے ہر دوست اخبار کا مطالبہ بغیر ناغہ کے کرے۔ ورنہ آپ کو بھی نقصان ہے اور الفضل کو بھی۔

ہر ہاکر بلا ناغہ قیمت نقد اپنی گرہ سے ادا کر کے اخبار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ اس واسطے آپ بھی بل وقت پر ادا فرمایا کریں۔ ایک دو دوستوں کی سستی جماعت کے تمام لوگوں کے خلاف پراپیگنڈا کا موقع مہیا کرتی ہے۔

(ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ نگران ایجنسی الفضل لاہور)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں!

(مینجر)

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"دستور کی مسودہ کمیٹی اپنی رپورٹ فروری میں پیش کریگی"

"اگلے مہینے تمام یونین کونسلوں کے علاقوں میں مصالحتی عدالتیں قائم کردی جائینگی"

بنوں ۴ر نومبر، مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ دستور کی مسودہ کمیٹی فروری میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گی اور دستور کا اعلان بر وقت کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ آئندہ بجٹ قومی پارلیمنٹ ہی منظور کرے گی۔

گورنر مغربی پاکستان نے کل یہاں پہنچنے پر کہا کہ دسمبر کے آخر تک مصالحتی عدالتیں تمام یونین کونسلوں کے علاقوں میں قائم کردی جائیں گی انہوں نے کہا کہ مصالحتی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ گورنروں کی کانفرنس میں کافی غور و خوض کے بعد کیا گیا ہے۔ ان عدالتوں کے قیام سے لوگوں کو چھوٹے موٹے تنازعات نپٹانے کے لئے طویل سفر نہیں کرنا پڑے گا۔ اس طرح انہیں غیر ضروری اخراجات برداشت نہیں کرنے پڑیں گے۔ ملک امیر محمد خان نے کہا کہ مصالحتی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ عوام کی سہولت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی طرف سے عوام کے جھگڑے نپٹانے کے سلسلہ میں جو کوششیں کی جارہی ہیں گورنر نے ان کی بھی تعریف کی۔

ملک امیر محمد خان نے پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے تمام ضروری انتظامات کر لئے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں تشویش کی کوئی بات نہیں ملک امیر محمد خان میانوالی سے بنوں پہنچے تھے انہوں نے بتایا کہ صدر نے بنوں میں شکر کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی منظوری دیدی ہے۔

دوستانہ کرکٹ میچ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمایاں کامیابی

ربوہ ۔ ۳ر نومبر ۔ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اسلامیہ کالج چنیوٹ کے مابین ایک دوستانہ کرکٹ میچ ہوا ۔ جس میں سکول کے پانچ کھلاڑیوں نے ۱۹۰ رنز کیں اور اس پر اننگز کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا ۔ اس کے جواب میں اسلامیہ کالج نے تین وکٹوں کے نقصان پر آٹھ رنز بنائیں اور جمعہ کی نماز کے لئے میچ بند کر دیا گیا۔

آج کے میچ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ سکول کے ایک کھلاڑی عزیز مبشر احمد (ابن ڈاکٹر محمد احمد صاحب) نے ۱۰۳ رنز بنائیں اور پھر بھی آؤٹ نہ ہوا ۔ غالباً باقاعدہ میچوں میں سکول کی یہ پہلی سنچری ہے

(نامہ نگار)

گھانا میں تبلیغِ اسلام کے خوشکن نتائج

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور ان سکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے خود مسلمانوں کے بچے دھڑا دھڑ عیسائی ہو رہے تھے اولاً تو جماعتِ احمدیہ نے وہاں ان سکولوں میں مسلمان بچوں کو زبردستی انجیل پڑھانے کے خلاف آواز بلند کی جس میں خدا کے فضل سے کافی کامیابی ہوئی ازاں بعد جماعت نے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے خود سکول اور مدارس قائم کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ اب وہاں جماعت کے باقاعدہ پندرہ سکول قائم ہیں جن میں سے ایک سیکنڈری سکول بھی ہے ان سکولوں میں ۶۷ کے قریب اساتذہ ملازم ہیں جن کی غالب اکثریت احمدی مسلمانوں پر مشتمل ہے ۔

احبابِ جماعت کا ایمان و اخلاص

گھانا کے احمدی احباب کے ایمان و اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولانا صاحب موصوف نے بتایا وہاں ہر سال جلسہ سالانہ میں ملک کے طول و عرض سے چار پانچ ہزار کے قریب احمدی احباب شریک ہوتے ہیں۔ وہ اس میں بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں پھر وہ اپنا کھانے وغیرہ کا سامان اپنے ساتھ لاتے ہیں اور خود پکا کر کھاتے ہیں اور اس موقع پر عام جماعتی چندوں کے علاوہ خصوصی عطیہ کے طور پر مشن کو مزید چندہ بھی دیتے ہیں چنانچہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب نے خصوصی چندہ کی تحریک پر ۱۳۰۰ پونڈ کے قریب چندہ دیا۔ آپ نے کہا وہاں احمدی احباب اسلام پر عمل پیرا ہوئے اور دین کے خاطر قربانیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایمان و اخلاص میں ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں ۔

تحریک جدید

آپ کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد صدر جلسہ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ابھی افریقہ کو مسلمان بنانے کے لئے بہت زیادہ جد و جہد انتھک محنت اور قربانی و ایثار سے کام لینے کی ضرورت ہے کیونکہ جہاں افریقہ کے پورے براعظم میں ہمارے دو صد کے قریب مبلغ خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں وہاں اسکے بالمقابل افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی تعداد ۳۵ ہزار کے لگ بھگ ہے آپ نے احباب کو تحریک جدید کے چندہ میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پرزور تحریک کی۔

آخر میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم مولانا صاحب موصوف اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا ... مبشر صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

داخلہ شروع صرف ۶ ماہ میں گھر بیٹھے یا کالج میں حاضر ہو کر یونانی حکمت یا ہومیوپیتھک ڈاکٹری کا علم سیکھ کر خدمت خلق کیجئے اور باعزت روزی کمائیے۔
مینیجر مسلم میڈیکل کالج رجسٹرڈ بادامی باغ لاہور

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مفید دوا
حبوب مفید اٹھراء
حمل کا گر جانا ۔ مردہ بچے پیدا ہونا ۔ پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانا ۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مگر لڑکے فوت ہو جانا ۔ وہ عورتیں جو ان امراض میں مبتلا ہوں اور کسی طرح امید بر نہ آتی ہو ۔ اس مفید دوا سے بامراد ہو سکتی ہیں۔
مکمل کورس سولہ روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

HAIR TONIC **نور آملہ** (سفوف) HAIR TONIC
بالوں کا بہترین مقوی غسل
بالوں کا مقوی تیل
بالوں کی حفاظت اور دماغ کی تر و تازگی
بالوں اور سر کے لئے آملہ اور دیگر مفید ترین ادویہ کا مرکب جس کے استعمال سے بال نرم اور لمبے ہو جاتے ہیں سر کی خشکی اور سکری بالکل دور ہو جاتی ہے ۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں اور ان کی سیاہی تا دیر قائم رہتی ہے ۔ دماغ ہلکا اور تر و تازہ رہتا ہے ۔ اس لئے بالوں کی حفاظت اور دماغ کی تر و تازگی کے لئے ہمیشہ نور آملہ (جو کہ سفوف کی شکل میں ہے) سے سر دھوئیں۔
قیمت فی پیکٹ ڈیڑھ روپیہ علاوہ ڈاک و پیکنگ۔
تیار کردہ **خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ**

ایک باموقع نہایت مضبوط عمدہ مکان
قابلِ فروخت
محلہ باب الابواب میں کالج کے بالمقابل ایک نیا مضبوط پختہ مکان جس کی چھتیں لینٹل کی فرش سیمنٹ کے ہیں بجلی اور نلکہ موجود ہے ۔ چار کمرہ دل ایک گودام ۔ باورچی خانہ برآمدہ ۔ گیلری ۔ غسلخانہ پر مشتمل ہے ۔ صحن میں فرش ہے ۔ رقبہ دو کنال قابل فروخت ہے خواہشمند احباب چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم سے بالمشافہ یا بذریعہ کسی دوست یا خط و کتابت سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

عیسائیوں سے لاجواب گفتگو
مباحثہ مصر
ٹھوس دلائل اور انجیلی حوالہ جات سے عیسائیوں کے بنیادی مسائل "الوہیت مسیح" اور "صلیبی موت" وغیرہ کا مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے لاجواب رد کیا ہے تیس برس سے پادری صاحبان اسکے جواب سے عاجز ہیں کتابی صورت میں اب پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے ۔ حجم یکصد صفحات ۔ قیمت صرف دس آنے۔
انچارج مکتبہ الفرقان ربوہ

درخواستِ دعا

میرے والد محترم ایم غلام رسول صاحب بھٹی (دنبی سردودٹ) کی صحت عموماً خراب رہتی ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔
عبدالمنان بھٹی گول بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴